## سوال

(118)نابالغ کی طرف سے ولی کا طلاق دینا

## جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

نابالغ بچے کی طرف سے ولی طلاق دے سکتا ہے یا نہیں؟

---

# الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

نابالغ لڑکے کی طرف سے ولی کی طلاق نہیں ہوتی آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں :

انما الطلاق بید من أخذ بالساق اخرجہ ابن ماجہ والطبرانی فی الکبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

محدث

عورت کو طلاق دینا ناگزیر ہوجائے تب ہی طلاق دینا چاہیے جس کی بہتر صورت اور شرعی تصریح یہ ہے کہ اس کی پاکی کے زمانے میں جس میں شوہر نے اس سے صحبت نہ کی ہو وہ اس کو طلاق دیدے طلاق کی عدت تین حیض کا آنا ہے۔ تیسرا حیض ختم ہوتے ہی عدت پوری ہوجاتی ہے۔ عدت کی اندر شوہر کو رجوع کرنے کا حق رہتا ہے۔ شوہر نے عدت کے اندر رجوع نہیں کیا اور عدت ختم ہوگئی تو عورت بائن ہوگی۔ رجوع کا حق باقی نہیں رہا لیکن یہ بینونت خیفہ ہے۔ عورت راضی ہو تو باقاعدہ نکاح کرکے اوس کو اپنی زوجیت میں لاسکتا ہے۔ حلالہ کی ضرورت نہیں ہوگی۔ تین طلاق دینا ضروری نہیں ہے تین طلاق دینے کی صرف اجازت ہے۔ اگر تین طلاق دینا ہو تو مسلسل تین طہر (پاکی کے زمانوں میں) ایک طلاق طلاق دی جائے۔ بیک وقت ایک سے زائد دو یا تین طلاق دینا حرام اور ممنوع ہے۔ اس صورت میں صرف ایک رجعی طلاق پڑے گی بقیہ دو لغو اور کالعدم ہوجائیں گی۔ ایک ایک طہر میں ایک ایک طلاق دینے کی صورت میں دو طلاق تک رجعت کا حق رہتا ہے۔ تیسرے طہر میں تیسری طلاق دینے کے بعد عورت بائین مغلظ ہوجاتی ہے۔ طلاق کا محل نہیں رہتی۔

صورت مسؤلہ میں جب شخص مذکورہ نے دوسرے مہینہ میں دوسری طلاق دینے کے بعد جبکہ اوس کو عدت کے اندر رجوع کرنے کا حق تھا اور تیسرے مہینہ میں تیسری طلاق دینے کی اجازت تھی نہ تو دوسری طلاق کے بعد رجوع کرنے کا حق تھا اور تیسرے مہینہ میں تیسری طلاق دینے کی اجازت تھی نہ تو دوسرے طاق طے بعد رجوع کیا نہ تیسیری طلاق دی یہاں تک پانچ چھ مہینے گذ گئے تو اب نہیں رجوع کرسکتا ہے کیوں کہ رجوع کا حق عدت کے اندر رہتا ہے اور یہاں عدت ختم ہوگئی ہے اور تیسری طلاق دے سکتا ہے کیوں کہ عدت ختم ہوجانے سے بینونت واقع ہوگئی اور عورت محل طلاق نہیں رہ گئی۔ گویہ بینونت خفیفہ ہے غلیظ نہیں ہے۔ عورت راضی ہوت بغیر حلالہ کرائے شوہر سابق اس سے نکاح کرسکتا ہے۔

هذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 2۔کتاب الطلاق

صفحہ نمبر 263

محدث فتویٰ